الجامع الصحیح البخاری ودیگر کتب احادیث
میں موجود ایک حدیث مبارکہ کی باادب شرح

عرش ادب

تذکرۂ سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا وأبیہا



ساکن مدینہ منورہ

علامہ محمد بلال قادری رضوی

غفر اللہ لہ وحقق عملہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تمہید۔۔۔۔:

قارئین کرام: صحیح البخاری کی حدیث:۳۴۷۵، صحیح مسلم کی حدیث:۱۶۸۸، جامع الترمذی کی حدیث:۱۴۳۰، سنن النسائی ۴۸۹۸، سنن ابن ماجہ کی حدیث:۲۵۴۷، آپ کے سامنے پہلے متنِ حدیث اور پھر اس کے ترجمے کو پیش کرتے ہیں بعد ازاں اس پر اعلامِ امت کے اقوال پیش کریں گے۔

متن حدیث۔۔۔۔:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا : وَمَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالُوا : وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : " أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ؟ " ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ : " إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بْنَةَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا "، ثُمَّ أَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ يَدُهَا. قَالَتْ عَائِشَةُ : فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدُ، وَتَزَوَّجَتْ، وَكَانَتْ تَأْتِينِي بَعْدَ ذَلِكَ، فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [1].

ترجمہ۔۔۔۔:

اُم المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ بنتِ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قبیلہ مخزومیہ کی ایک اہمیت رکھنے والی عورت نے نبی کریم رووَف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں چوری کر لی تھی۔ اس عورت کی قوم گھبرائی ہوئی بولی کہ ہم کس سے بات کریں تاکہ اس عورت کو حد سے بچایا جاسکے تو قوم کے معززین نے کہا کون ہے سوائے اسامہ بن زید رضی

۱ - صحیح البخاری ج/۴ص/۱۷۵حدیث نمبر:۳۴۷۵

اللہ عنہا کے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے محبوب ہیں چناچہ وہ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تاکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس (عورت) کی سفارش کر دیں (کہ اس کا ہاتھ چوری کے جرم میں نہ کاٹا جائے)۔ جب سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہا نے اس (عورت) کے متعلق بارگاہِ نبوت ﷺ میں عرض کی تو خاتم النبیین ﷺ کے چہرۂ والضحیٰ کی رنگت بدل گئی جلال محمدی کے آثار ظاہر ہوئے اور آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا! تم مجھ سے اللہ جل جلالہ کی قائم کردہ حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرنے آئے ہو۔ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ آپ میرے لیے دعا مغفرت کیجئے۔ پھر نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے خطاب فرمایا، اللہ تعالیٰ کی اس کے شان کے مطابق تعریف کرنے کے بعد فرمایا: امابعد! تم سے پہلے بنی اسرائیل والے اس لیے ہلاک ہو گئے کہ اگر ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے لیکن اگر کوئی کمزور چوری کر لیتا تو اس پر حد قائم کرتے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں مجھ محمد ﷺ کی جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرلے تو میں اس کا ہاتھ کاٹوں گا۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے لیے حکم ارشاد فرمایا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اس عورت نے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرلی اور شادی بھی کرلی۔ ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعد میں وہ میرے یہاں آتی اور ان کی ضرورتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیتی تو آپ اس (عورت) کی حاجات کو پورا فرماتے۔

اس حدیث مبارکہ کی تشریح میں آئمہ کرام و علمائے اعلام کے اقوال

امام ہمام لیث بن سعد کا مبارک قول:

محمد بن رمح فرماتے ہیں: میں نے لیث بن سعد کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تعالیٰ نے سیدۃ الجلیلہ فاطمۃ الزہراء (رضی اللہ عنہا) کو اس فعل (چوری) سے پناہ دی ہے، اور ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ یہ (حدیث بیان کرتے، سنتے وقت) لازماً کہے"[۲]۔

امام المحدثین عبد الرحیم بن حسین العراقی کا مبارک قول:

امام عراقی نے اس قول کو نہایت شائستہ انداز میں نقل کیا۔ وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا فرمان "اگر فاطمہ..." کے بارے میں امام لیث بن سعد رحمہ اللہ نے اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد کہا: "اللہ نے انہیں اس سے محفوظ رکھا" یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کام میں پڑنے سے بچایا اور اس سے ان کی حفاظت فرمائی، کیونکہ وہ نبی اکرم ﷺ کے جگر کا ٹکڑا ہیں۔ اور امام عراقی مزید فرماتے ہیں: ہم نے اپنے بزرگوں کو بھی دیکھا کہ جب وہ یہ حدیث پڑھتے/پڑھاتے تو کہتے: "اللہ تعالیٰ نے انہیں (سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کو) اس (فعل) سے محفوظ فرمار کھا ہے"[۳]۔

ناصر السنۃ والدین سیدنا محمد بن ادریس الشافعی کا مبارک قول:

امام عراقی نے ناصر السنۃ والدین امام شافعی رحمہ اللہ سے بھی نقل کیا ہے کہ: "انہوں نے حدیث مبارکہ بیان کرتے وقت یہ الفاظ براہِ راست اس لیے ادا نہیں کیے کہ سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی تعظیم و توقیر مقصود تھی، بلکہ فرمایا: "سب معزز عورت کے معزز عضو کا سرکار دوعالم ﷺ نے ذکر فرمایا" اور پھر امام شافعی نے سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمۃ

---

۲ - سنن ابن ماجہ ج/۲ ص/۸۵۱ (۲۵۴۷)

۳ - طرح التثریب فی شرح التقریب ج/۸ ص/۳۵

الزہراء سلام اللہ علیہا کے فضائل و مناقب بیان فرمائے۔ پھر امام عراقی فرماتے ہیں: "یہ کتنا خوبصورت اور پاکیزہ اندازِ بیان ہے!"[۴] آج اسی فعل کی اشد ضرورت ہے

امام سبکی و الحافظ سیوطی کا مبارک قول:

امام الموسوعی جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الکوکب الساطع" میں امام سبکی کے متعلق نقل فرمایا کہ جب وہ یہ حدیث ذکر کرتے تو اس کے بعد فرماتے: "حاشاہا من ذلک" (یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے پاک رکھا)، او شیخ الاسلام امام تقی الدین السبکی الشافعی علیہ الرحمہ کا یہ طریقہ مأخوذ ہے ناصر السنۃ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، حافظ سیوطی لکھتے ہیں: "یہ بہت اچھا ادب ہے"۔ امام سیوطی رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے فرمان "اگر فاطمہ بنت محمد..." میں لفظ "چوری کرے" مبالغے کے طور پر آیا ہے، اور یہ ایک فرضی مثال ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ایسا کبھی ہو ہی نہیں سکتا[۵]۔

شیخ الحدیث امام خادم حسین رضوی کا مبارک قول:

آپ کے شاگردوں کا بیان ہے کہ آپ فرمایا کرتے کہ: "ادب کا تقاضا یہی ہے کہ اس لفظ کو نہ کہا جائے بلکہ آپ جنابِ طیبہ و طاہرہ بضعۃ الرسول سلام اللہ علیہا کے فضائل و کمالات کا بیان کر کے حدیث مبارکہ مکمل کر دی جائے، اور فعل کے لفظ کو نہ کہا جائے۔ اور عام مجالس و محافل میں اس حدیث مبارکہ کو بیان کرنے کے رائج طریقہ خطابت کو ناپسند فرماتے۔ اور اس سے منع فرماتے "۔

(گویا کہ امیر المجاھدین نے امامِ شافعی سے فیض پا کر براہِ راست لفظ ادا کرنے سے اجتناب کا درسِ ادب دیا) اور یہی امام ابو داوٗد کا ایک اور حدیث میں سیدہ کائنات کے حضور ادب ہے۔

---

۴ - طرح التثریب فی شرح التقریب ج/۸ ص/۳۵-۳۶

۵ - دلیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین ج/۵ ص/۱۱۲، ذخیرۃ العقبی فی شرح المجتبی ج/۱۲ ص/۳۷

علمائے کرام نے اس بات کی بھی وضاحت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے خاص طور پر سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا ذکر کیوں فرمایا

امام عراقی فرماتے ہیں: مذکورہ حدیث مبارکہ میں سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا ذکر اس لیے کیا گیا کیونکہ وہ سیدۃ النساء العالمین یعنی تمام عورتوں کی سردار تھیں، اسی لیے مبالغے کی تاکید صرف انہی کے ذکر سے حاصل ہو سکتی تھی۔ پھر اس میں یہ بات بھی پوشیدہ ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کا جز ہیں، اس کے باوجود نبی کریم ﷺ نے ان کے حق میں کسی قسم کی طرفداری نہیں کی، اور ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ جس عورت نے چوری کی تھی اس کا نام بھی فاطمہ تھا، تو اس میں لفظی مناسبت اور ذہنی ربط پیدا ہوتا ہے۔ یہ دراصل اس بات کی انتہائی تاکید ہے کہ حدودِ الٰہی کے معاملے میں کسی کے ساتھ رعایت یا طرفداری نہیں کی جا سکتی، خواہ وہ شخص ایسا ہی کیوں نہ ہو جو بالکل بعید از گناہ ہو[6]۔

امام ابن الجوزی فرماتے ہیں: اس عورت کا نام فاطمہ بنتِ اسود تھا، اس لیے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اگر میری بیٹی فاطمہ ہوتی"[7]۔

امام قسطلانی اور دیگر علماء فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مثال اس لیے دی کیونکہ وہ آپ کے اہلِ بیت میں آپ کو سب سے زیادہ عزیز تھیں، اور اس عورت کا نام بھی فاطمہ بنت اسود تھا[8]۔

---

٦ - طرح التثریب فی شرح التقریب ج/٨ ص/٣٥

٧ - کشف المشکل من حدیث الصحیحین ج/٣ ص/١٠٩

٨ - إرشاد الساری لشرح صحیح البخاری ج/٥ ص/٤٣٤

خاتمہ۔۔۔۔:

دورِ حاضر میں اساتذہ و تلامذہ و سامعین پر لازم ہے کہ جب بھی سیدۃ النساء العٰلمین سیدہ و مخدومہ کائنات بضعۃ الرسول طیبہ طاہرہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کا ذکر کریں یا آپ کا اسمِ اعظم لیں تو ادب کا جام پہلے سرکار سیدنا پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری، و سرکار سیدنا محدث اعظم سورتی، و سرکار سیدنا محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد قادری چشتی سے طلب کر لیں کیونکہ اہل سنت کا اثاثہ ہی ادب ہے اللہ تعالیٰ سیدہ کائنات کے در کے کتوں کا ادب بجالاتے ہوئے سگانِ در مخدومہ کائنات کی غلامی میں رکھے، بے ادبی سے بے ادبوں سے ہمیشہ محفوظ فرمائے۔

تمت بالخیر...

فہرست

دار مودة الحسن والحسين رضي الله عنهما
للتحقيق والنشر والتوزيع